حافظ عبید اللہ

دجّال قادیاں کی تحریفات اور کذب بیانیاں

دوستو! مرزائی مذہب کی بنیاد ہے جھوٹ، دھوکہ اور فریب۔ اس مذہب کا بنیادی اصول ہے کہ اللہ جل شانہ کا قرآن اور نبی آخر الزمان ﷺ کا فرمان سارا کا سارا ایک معمہ اور چیستان ہے، قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ اشارے اور استعارے ہیں، اور یہ استعارے اور اشارے 1300 سال تک نہ کسی صحابی کو سمجھ آئے، نہ کوئی مفسر یا محدث ان کی مراد سمجھ سکا، یہ تمام لوگ ظاہری مفہوم کو ہی حقیقی سمجھ کر امت کو بتاتے رہے اور امت بھی انہی کی بات پر یقین کرتی رہی، یہاں تک کہ 13 صدیوں کے بعد ایک عرضی نویس منشی نے یہ معمے حل کیے، اسنے بتایا کہ قرآن وحدیث میں جہاں ﴿عیسی بن مریم﴾ آیا ہے اس سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی ہے، جہاں ﴿دمشق﴾ کا لفظ آیا ہے وہ اشارہ ہے قادیان کی طرف، ﴿باب لُدّ﴾ کا مطلب ہے لدھیانہ، ﴿مسجد اقصیٰ﴾ سے مراد قادیان کا مرزاڑہ، ﴿دجال﴾ سے مراد عیسائی فتنہ اور عیسائی پادری، ﴿دجال کو قتل کرنے﴾ کا مطلب مباحثے میں غالب آنا، ﴿دجال کا گدھا﴾ ریل گاڑی۔ جس پر وہ خود پوری زندگی سفر کرتا رہا اور مرنے کے بعد بھی لاہور سے قادیان اسی گدھے پر لایا گیا، ﴿یروشلم﴾ کا مطلب قادیان، ﴿حضرت عیسی علیہ السلام کے دو زردی مائل چادروں میں نازل ہونے کا مطلب﴾ دوران سر، کثرت پیشاب اور پیچش کی بیماری، ﴿موت﴾ کا مطلب فتح، ﴿مریم﴾ مرزا غلام قادیانی، ﴿ابن مریم﴾ بھی مرزا غلام قادیانی وغیرہ، یہ صرف ایک نمونہ ہے ان تفسیری رازوں کا جو دجّال قادیان پر اسکے خدا (جس کا نام اس نے یلاش بتایا ہے) نے ظاہر کیے اور اس سے پہلے نہ خیر القرون میں ان استعاروں کو کوئی سمجھ سکا اور نہ اسکے بعد مرزا کے پیدا ہونے تک کسی کو انکی ہوا لگی۔ اس نئی مرزائی لغت کے لئے دجال قادیان نے قرآن وحدیث میں بھی صریح تحریفات کیں۔

دوستو! نبی آخر الزمان حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کا فرمان ہے ﴿**من كذب على متعمداً فليتو أمقعده من النار**﴾ جس نے بھی مجھ پر عمداً جھوٹ بولا تو اسکا ٹھکانہ جہنم ہے (**بخاری و مسلم**)، اسی طرح امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ﴿**يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آبائكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم**﴾ آخری زمانے میں بہت سے دجال اور کذاب پیدا ہوں گے وہ ایسی حدیثیں تم کو سنائیں گے جو تمہارے باپ دادا نے نہیں سنی ہوں گی پس تم ان سے دور رہنا، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں اور آفت میں ڈال دیں (**مقدمه صحیح مسلم : صفحه 12 دار الکتب العلمیه بیروت**)۔

دجّال قادیاں مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف قرآن کریم پر صریح جھوٹ بولے بلکہ حدیث کے نام پر بھی

دھوکے دیے، کبھی اپنی طرف سے ایک جھوٹ بنا کر اسے ﴿احادیث صحیحہ﴾ لکھا، کبھی کسی حدیث کے اندر اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ کر دیا، کبھی حدیث کے الفاظ میں تبدیلی کر دی اور کبھی اپنی دلیل کے طور پر کوئی حدیث پیش کی لیکن اس میں سے وہ الفاظ جان بوجھ کر ذکر نہ کیے جس سے اسکے فریب کا پردہ چاک ہونے کا ڈر تھا اس طرح اس نے اپنے جہنمی اور کذاب و دجال ہونے پر مہر ثبت کر دی۔

مرزائی تحریفات اور کذبات کی ایک لمبی فہرست ہے، ہم یہاں صرف نمونے کے طور پر چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر انہیں احادیث بتانے کی مثالیں:

مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی نے ایک جھوٹ یہ بولا کہ وہ مسیح بن مریم اور چودھویں صدی کا مجدد ہے، یہ صرف ایک دھوکہ اور فراڈ تھا، اس لئے اس نے اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے ایک اور جھوٹ بولا اور حدیث کے نام پر بولا، لکھا ﴿**احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا**﴾ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، رخ جلد 21 صفحہ 359)، غور کریں ﴿احادیث صحیحہ﴾ جمع ہے یعنی بہت سی صحیح حدیثوں میں یہ بات بیان ہوئی ہے (مرزا کے دعوے کے مطابق)، مرزا کو آنجہانی ہوئے سو سال سے زیادہ ہو چکے، آج تک مرزائی امت صرف ایک صحیح حدیث ایسی پیش نہیں کر سکی جس میں نبی کریم ﷺ نے مسیح موعود کے چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا ذکر فرمایا ہو۔

اسی طرح مرزا نے ایک جگہ لکھا ﴿ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں، اور فرمایا کہ **کان فی الهند نبیاً أسودَ اللون اسمہ کاھناً** یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اسکا کاہن تھا یعنی کنھیا جسکو کرشن کہتے ہیں اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی خدا نے کبھی کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے﴾ (چشمہ معرفت، رخ جلد 23 صفحہ 382) ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں کہ فقرہ ﴿**کان فی الهند نبیاً**﴾ میں کان کا اسم (**نبیاً**) ہونا چاہیے یا (**نبیٌ**)، لیکن اس جگہ مرزا قادیانی نے نبی کریم ﷺ پر دو جھوٹ بولے ہیں، ایک یہ کہ آپ نے فرمایا کہ ﴿ہند یعنی ہندوستان میں ایک کالے رنگ کا نبی ہوا ہے جسکا نام کنھیا تھا﴾ اور دوسرا یہ کہ ﴿آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ پر فارسی میں بھی وحی اتری ہے﴾، مرزا جی تو اس حدیث کا حوالہ پیش نہ کر سکے، کیا انکا کوئی امتی حدیث کی وہ مستند کتاب دکھا سکتا ہے جس میں یہ دونوں باتیں آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہوں؟۔

<u>**مرزائی پاکٹ بک کا شوشہ:**</u> مرزائی پاکٹ بک (جسے دھوکوں اور لطیفوں کا مجموعہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا) کے مصنف نے اس کے جواب میں صرف چند الفاظ لکھے ہیں ﴿یہ حدیث تاریخ ہمدان دیلمی باب الکاف میں ہے﴾ (مرزائی پاکٹ بک، صفحہ 533) اور فارسی والی وحی کے بارے میں لکھا ہے ﴿یہ حدیث کتاب کوثر النبی باب الفاء میں ہے جو قادیان کے کتب خانے میں موجود ہے﴾ (صفحہ مذکورہ)، ہم نے بار بار مرزائی مربی حضرات سے سوال کیا ہے کہ تاریخ ہمدان کے اس صفحے کا دیدار ہی کروا دو جس پر کنھیا نامی کالے ہندوستانی نبی والی حدیث رسول ﷺ ہے یا کتاب کوثر النبی کی زیارت ہی کروا دو

جس میں فارسی زبان کی وحی والی حدیث ہے لیکن لگتا ہے قادیان کے کتب خانے سے یہ کتاب مرزا کے ساتھ ہی دفن کر دی گئی ہے۔

حدیث کے الفاظ میں تبدیلی کرنے کی مثال:

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (تحفہ گولڑویہ، رخ جلد 17 صفحہ 211) کے حاشیے میں لکھا ﴿**نسائی نے ابوہریرہ سے دجال کی صفت میں یہ حدیث لکھی ہے یخرج فی آخر الزمان دجّال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضأن ......السنتھم احلی من العسل وقلوبھم قلوب الذیاب أبی یغترون أم علی یجترئون ۔الخ، یعنی آخری زمانے میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سامال خرچ کریں گے بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے انکی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے، خدا کہے گا کہ کیا تم میرے حلم کے ساتھ مغرور ہوگئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے جلد 7 صفحہ 174 کنزالعمال**﴾ ان عربی الفاظ کے ترجمے میں مرزا نے جو ڈنڈیاں ماری ہیں ان سے تعرض کیے بغیر ہم آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ مرزا نے حدیث لکھنے سے پہلے لکھا کہ (**نسائی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے**) اور حدیث لکھنے کے بعد کنزالعمال جلد 7 صفحہ 174 کا حوالہ دیا۔ جبکہ امام نسائی نے یہ روایت نہیں کیا، اگر مرزا جی کا کوئی امتی ہمیں امام نسائی کی اس کتاب کا حوالہ دیدے جس میں انہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے تو ہم اسکے ممنون ہوں گے۔

آگے چلنے سے پہلے ایک اور دھوکے کا پوسٹ مارٹم کر دیں، اسی صفحے (یعنی رخ جلد 17 صفحہ 211) کے نیچے کتاب کے ناشر کی طرف سے بھی دوسطری حاشیہ لکھا گیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں ﴿**کنزالعمال کے موجودہ ایڈیشنوں میں تبدیلی کی گئی ہے حضرت مسیح موعود...... کے زیرِ نظر کنزالعمال مطبوعہ حیدرآباد دکن 1312 ہجری کا ایڈیشن تھا**﴾، کیا آپ جانتے ہیں ناشر کو یہ لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لئے کہ کنزالعمال کی اس روایت میں لفظ ﴿**دجّال**﴾ نہیں بلکہ ﴿**رجال**﴾ ہے یعنی الفاظ اس طرح ہیں ﴿**یخرج فی آخر الزمان رجال**﴾ آخری زمانے میں بہت سے آدمی یا لوگ نکلیں گے، اسکے بعد سب جمع کے صیغے ہیں جو کہ ﴿**رجال**﴾ کے متعلق ہیں، مرزا قادیانی چونکہ دجال کو ایک گروہ ثابت کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے حسب عادت ﴿**رجال**﴾ کو ﴿**دجّال**﴾ بنا دیا، اور اس امام الجہلاء کو اتنا بھی علم نہ ہوا کہ (**دجال**) مفرد اور واحد ہے اسکی جمع ﴿**دجالون یا دجاجلة** وغیرہ) آتی ہے، اور اس حدیث میں آگے تمام صیغے اور ضمیریں جمع کی ہیں ...... **یختلون** ...... **یلبسون** ...... **ألسنتھم** ...... **قلوبھم** ......وغیرہ، کنزالعمال میں اس روایت کا نمبر ہے 38443 دنیا کا کوئی بھی کنزالعمال کا نسخہ اٹھا لیں اس میں ﴿**رجال**﴾ ہے ﴿**دجّال**﴾ نہیں، آپ کو یہ جان کر مزید تعجب ہوگا کہ مرزا اتنا بڑا جاہل تھا کہ کنزالعمال میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے ﴿**ت عن ابی ھریرة**﴾ (**ت**) سے مراد ہے سنن ترمذی، یعنی یہ روایت

کنز العمال کے مصنف ترمذی شریف سے لی ہے، (یاد رہے کہ کنز العمال احادیث کا ایک مجموعہ ہے جسکے اندر مختلف کتب سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے اس میں احادیث کی سند ذکر نہیں کی جاتی بلکہ روایت ذکر کرنے کے بعد جس کتاب سے وہ لی گئی ہے اسکا رمز یا اشارہ لکھ دیا جاتا ہے) جب ہم سنن ترمذی میں یہ روایت دیکھتے ہیں تو وہاں بھی لفظ ﴿رجال﴾ ہے نہ کہ ﴿دجّال﴾ (دیکھیں سنن ترمذی : حدیث نمبر 2404)، اب چونکہ مرزا نے لفظ میں تحریف کی تھی اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ناشر نے وہ حاشیہ لکھا جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں، اور وہ یہ دھوکہ دینا چاہتا ہے کہ لفظ اصل میں ﴿دجّال﴾ ہی ہے اور کنز العمال کے موجودہ ایڈیشنوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ یہی جھوٹ مرزائی پاکٹ بک والے دھوکے باز نے بھی بولا ہے اور لکھا ہے ﴿ **یہ دجّال دال کے ساتھ ہی ہے چنانچہ کنز العمال جلد 7 صفحہ 8 مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن میں دال ہی کے ساتھ ہے، قلمی نسخے میں بھی دال ہی کے ساتھ ہے** ﴾ (پاکٹ بک، صفحہ 525)، اب غور کریں مرزا نے پہلے نسائی کا حوالہ دیا، اس میں ایسی کوئی روایت نہیں، پھر اس نے کنز العمال جلد 7 صفحہ 174 کا حوالہ دیا، ناشر نے حاشیہ میں لکھا کہ یہ کنز العمال مطبوعہ حیدر آباد دکن سنہ 1312 ہجری کا حوالہ ہے، پاکٹ بک والے نے جلد 7 صفحہ 8 لکھا، اب مرزائی امت بتائے کہ یہ کونسی کنز العمال ہے؟ اور صفحہ نمبر 174 ٹھیک ہے یا صفحہ نمبر 8؟ اور پھر کنز العمال کے مصنف نے یہ روایت لی ہے ترمذی سے وہاں کیا ہے؟؟ لیکن مرزائی دجل وفریب ملاحظہ کریں کہ الٹا انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ یہ جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ اصل لفظ ﴿دجّال﴾ دال کے ساتھ ہی ہے بعد میں اس میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ ہم نے بارہا مرزائی مربیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ کنز العمال جلد 7 کا صفحہ 174 پیش کرو جس پر یہ روایت ہے تاکہ پتہ چلے کہ وہاں کیا ہے؟ لیکن سکوت مرگ طاری ہے ۔ پھر فرض کرلیں کنز العمال کے کسی نسخے میں طباعت یا کتابت کی غلطی سے (راء) کی جگہ (دال) لکھ دیا گیا ہو تو کیا مرزا قادیانی اس قدر جاہل تھا کہ اسے یہ پتہ ہی نہ چلا کہ یہ روایت کنز العمال والے نے ترمذی سے لی ہے اور آخر میں اسکا حوالہ بھی دیا ہے تو میں ترمذی سے دیکھ لوں وہاں کیا ہے، اسے یہ بات بھی سمجھ نہ آئی کہ اس روایت میں جمع کے صیغے اور ضمیریں ہیں اور لفظ (دجّال) مفرد ہے؟ اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ نسائی میں یہ روایت سرے سے ہے ہی نہیں؟ اسکا تو یہ دعوی تھا کہ ﴿ **خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کر کے بھیجا ہے اور مجھے بتا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے** ﴾ (اربعین نمبر 4، رخ جلد 17 صفحہ 454)۔ لیکن مرزا کے خدا (یلاّش) نے اسے یہ نہ بتایا کہ کنز العمال اور ترمذی میں لفظ رجال ہے دجّال نہیں اور نسائی میں تو یہ روایت ہی نہیں۔ یہ صرف تحریف ہی نہیں بلکہ مرزا کے امام الجہلاء ہونے کی ناقابل تردید دلیل بھی ہے۔

دھوکہ دینے کے لیے حدیث پیش کرتے ہوئے اسکے الفاظ حذف کر دینا:

جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا کہ امت مرزائیہ کا یہ کہنا ہے کہ احادیث رسول ﷺ میں استعارے ہی استعارے اور کنائے ہی کنائے ہیں، چنانچہ مرزا قادیانی نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ احادیث میں جو یہ ذکر ہے کہ

حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام دجال کو اپنے حربے سے قتل کریں گے، اس سے مراد کوئی ظاہری ہتھیار نہیں بلکہ اس سے مراد روحانی ہتھیار اور حربہ ہے (جسے مرزا دلائل کا ہتھیار کہتا ہے) اس نے اپنی اس مرزائی منطق کے حق میں حضرت عبداللہ بن عباس رضي اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث پیش کی اور لکھا ﴿**كما يدل عليه حديث رُوى عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل اخى عيسى بن مريم على جبل أفيق اماماً هادياً حكماً عدلاً بيده حربة يقتل به الدجال فقد ظهر من هذا الحديث أن الحربة سماوية لا أرضية فالقتل امر روحانى لا جسمانى**﴾ (حمامۃ البشریٰ، رخ جلد 7 صفحہ 313 و 314) ترجمہ: اس پر حضرت ابن عباس سے مروی حدیث دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بھائی مریم کے بیٹے عیسی (علیہما السلام) جبل افیق پر نزول فرمائیں گے ہدایت دینے والے امام بن کر اور انصاف کرنے والے حاکم بن کر انکے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے وہ دجال کو قتل فرمائیں گے، اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ وہ حربہ آسمانی ہوگا نہ کہ زمینی پس (دجال کا) قتل بھی روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر۔

مرزا نے یہ حدیث اپنے حق میں دلیل کے طور پر پیش کی اور اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دجال کا قتل روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر، ہم مرزا کے اس استدلال سے صرف نظر کرتے ہووے یہاں صرف مرزا کے فریب اور خیانت کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں، مرزا نے حدیث کے الفاظ پیش کرتے ہوئے اپنی یہودیانہ فطرت کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے اور اس میں سے ﴿من السماء﴾ کے لفظ نکال دیے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت کنزالعمال موجود ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق المعروف بتاریخ ابن عساکر (جلد 47 صفحہ 504) میں پوری سند کے ساتھ روایت کی ہے، اسکے الفاظ ہیں ﴿**ينزل اخى عيسى بن مريم من السماء ...... الى آخر الحديث**﴾ یعنی میرے بھائی عیسی بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے، لیکن ﴿من السماء﴾ کا لفظ چونکہ مرزا کے خلاف جاتا تھا اس لئے اس نے حدیث تو اپنی دلیل کے طور پر پیش کی لیکن یہ لفظ نکال دیا اور ایک علمی خیانت کا مرتکب ہوا۔

مرزائی مربیوں کا شوشہ: مرزائی مربی، مرزا کی اس خیانت کی کوئی توجیہ پیش نہیں کر سکتے، لیکن توجہ ہٹانے کے لئے یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ اس روایت کی سند پیش کرو، یہ روایت صحیح نہیں ہے اس روایت میں جبل افیق پر نازل ہونے کا ذکر ہے جبکہ دوسری روایات میں دمشق میں نازل ہونے کا ذکر ہے لہذا یہ روایت قابل قبول نہیں وغیرہ۔ ہم ان سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ یہ روایت مرزا نے اپنے حق میں دلیل پیش کی ہے، اور اس نے اس روایت کو ہرگز ضعیف نہیں لکھا، ہمارا تو صرف یہ سوال ہے کہ اس نے یہ روایت پیش کی اور اسکے الفاظ کھا گیا اسکی کیا وجہ ہے؟ جبکہ ترجمے میں وہ خود لکھ بھی رہا ہے کہ حربہ آسمانی ہوگا، لیکن آسمان کا لفظ جان بوجھ کر ذکر نہ کیا، کہیں اسکی یہ وجہ تو نہیں کہ وہ چیلنج دے چکا تھا کہ کسی حدیث میں حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں ہے؟ کیا خیانت کرنے والا نبی ہوسکتا ہے؟، نیز مرزا کا اپنا دعوی پہلے مذکور ہوا جس میں اس نے لکھا ہے کہ ﴿**خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کر کے بھیجا ہے اور مجھے بتادیا ہے**

کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے ﴾ (اربعین نمبر 4، رخ جلد 17 صفحہ 454) کیا جب مرزا نے اس حدیث سے اپنے حق میں استدلال کیا تو اسے پتہ نہیں تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے؟؟ مرزا کا اس حدیث سے استدلال کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسکے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح اور ثابت شدہ ہے۔

حدیث رسول ﷺ میں اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ:

دوستو! مرزا نے نہ صرف احادیث لکھتے وقت الفاظ میں تبدیلی قطع و برید کی وہیں اس نے حدیث کے اندر اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ بھی کیا، اسکی ایک مثال پیش خدمت ہے، صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کے نزول کے بارے ایک مشہور حدیث شریف ہے جسکے الفاظ ہیں ﴿**کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم**﴾ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب مریم کے بیٹے تمہارے اندر نازل ہوں گے اور (اس وقت) تمہارا امام تمہی میں سے ہوگا۔ اس حدیث کی وضاحت صحیح مسلم کی ایک دوسری حدیث کرتی ہے جس کے اندر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے (مسلمان نماز کی تیاری میں ہوں گے) تو انکا امام آپ سے عرض کرے گا کہ آیئے ہمیں نماز پڑھائیں تو آپ فرمائیں گے نہیں (تم ہی پڑھاؤ) کیونکہ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر امیر بنایا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے اس امت (محمدیہ) کی تکریم ہے۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 156 باب نزول عیسی بن مریم)، لیکن مرزا قادیانی نے صحیح بخاری کی حدیث میں یہ تحریف معنوی کرنے کی کوشش کی کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو ابن مریم نازل ہوگا وہ تمہی میں پیدا ہوگا، اور اس اس نے لکھا ﴿**پس ان لفظوں پر خوب غور کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم میں سے ہی پیدا ہوگا** (یہ پیدا ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ ناقل) **گویا آنحضرت ﷺ نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گذر سکتا تھا ما بعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمادیا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل ھو امامکم منکم**﴾ (ازالہ اوہام، رخ جلد 3 صفحہ 124-125)۔ جبکہ آنحضرت ﷺ نے ہرگز ﴿بل ھو امامکم﴾ کے الفاظ کے ساتھ ابن مریم کی تشریح نہیں فرمائی نہ صحیح بخاری میں یہ الفاظ ہیں، یہ مرزا قادیانی کا اپنے ذہن کی تشریح کو حدیث میں ڈالنا ہے۔

آخر میں مرزا قادیانی کا اپنا ایک بیان پیش کر کے فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں، مرزا نے لکھا تھا ﴿جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا﴾ (چشمہ معرفت، رخ جلد 23 صفحہ 231)۔

☆......☆......☆